مرقاۃ المفاتیح

شرح اردو

مشکوٰۃ المصابیح

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

مکتبۃ رحمانیۃ

مرقاة المفاتیح اردو

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد اول

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: ---------------------- مرقاۃ المفاتیح اردو (جلد اول)

مترجم: ---------------------- مولانا راؤ محمد ندیم

ناشر: ---------------------- مکتبہ رحمانیہ

مطبع: ---------------------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

عمارت کو کہا جاتا ہے۔

''الدیار'': دیر کی جمع ہے، ''دیر'' کنسیہ کو کہتے ہیں، یعنی یہود کی عبادت گاہ۔ بعض کا کہنا ہے کہ ''دیر'' اس وسیع وعریض عمارت کو کہتے ہیں جس میں عبادت کیلئے ایک جگہ ہو اور باقی حصہ راہ گیروں اور مسافروں کے قیام کیلئے ہو۔

قوله: ﴿ رهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم﴾:

''رهبانية'' منصوب ہے، اس کا ناصب مابعد فعل مقدر ہے۔ أي: ابتدعوا رهبانية ابتدعوها۔ رهبانية: راء کے فتحہ کے ساتھ، رہبان کی طرف منسوب ہے۔ رہبان بروزن ہمدان، ہے۔ رهب رهبة بمعنی خوف سے مشتق ہے اور رُهبان راء کے ضمہ کے ساتھ، راہب کی جمع ہے۔ قراءت شاذہ میں ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے: الرهبة الخوف والمبالغة في العبادة والرياضة والانقطاع عن الناس، ويطلق على عبادة الرهبان؛ وهو جمع الراهب أي: عابد النصارىٰ وهي ما يفعلون من تلقاء انفسهم۔ (رہبۃ کے معنی خوف' عبادت وریاضت میں مبالغہ اور لوگوں سے کٹ جانا ہے۔ اس کا اطلاق رہبان کی عبادت پر بھی ہوتا ہے۔ رہبان راہب کی جمع ہے۔ راہب نصرانی عابد کو کہتے ہیں۔ رہبۃ ان امور کو بھی کہا جاتا ہے جو یہ لوگ اپنی طرف سے بجالاتے ہیں۔ ان کے خودساختہ امور کو بھی کہتے ہیں۔

قرآن پانچ قسم کی آیات پر مشتمل ہے

۱۸۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٍ وَّحَرَامٍ وَّمُحْكَمٍ وَّمُتَشَابِهٍ وَّاَمْثَالٍ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ. (وَرَوَى البيهقي في شعب الايمان) ولفظه: فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ واتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ......۔

مصابيح السنة ۱/۱٦٤ حديث رقم ۱٤٤۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم پانچ قسم کی آیتوں پر نازل ہوا ہے۔ نمبر ۱ حلال نمبر ۲ حرام نمبر ۳ محکم نمبر ۴ متشابہ نمبر ۵ امثال' لہٰذا تم حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو' متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت شعب الایمان میں نقل کی ہے اس کے یہ الفاظ ہیں۔ لہٰذا حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب کرو اور محکم کی پیروی کرو۔

تشریح: قوله: نزل القرآن على خمسة اوجه......وامثال:

''حلال'': مجرور ہے۔ اپنے معطوفات سے مل کر قبل از ربط' بدل ہے۔

جیسا کہ یہ آیاتِ کریمہ: ① ﴿كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ [البقرة: ۱۷۲] ''جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں' ان سے کھاؤ'' ② ﴿اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ﴾ [المائدة: ٤] ''(ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ

چیزیں تم کو حلال ہیں۔"
اور ان جیسی دیگر آیات۔

حرمت میں نازل ہونے والی آیات: ① ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [البقرة: ۱۷۳] "اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے، ہاں جو ناچار ہوئے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے" اور اس جیسی کئی آیات۔

اور آیاتِ محکمہ کی مثال یہ آیت ہے: ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ﴾ [الانعام: ۱۵۱] "کہہ کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں۔"

علاوہ ازیں امر و نہی اور موعظہ۔ آیاتِ متشابہ کی ایک مثال یہ آیت ہے: ﴿وَّجَآءَ رَبُّكَ﴾ [الفجر: ۲۲] علاوہ ازیں بے شمار مثالیں ہیں۔

امثال سے مراد بعض کے نزدیک سابقہ اُمتوں کے قصے ہیں، مثلاً قومِ نوح اور صالح وغیرہ کے قصص اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ امثال سے مراد اس جیسی آیات ہیں: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ﴾ [العنکبوت: ۴۱] "جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے" امثال سے اس جیسی آیات مراد ہونے پر دلیل اس آیت کا مابعد یہ حصہ ہے: ﴿وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ [العنکبوت: ۴۳] "ہم یہ مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے بیان کرتے ہیں اور اسے تو اہلِ دانش ہی سمجھتے ہیں۔"

قوله: فاحلوا الحلال، وحرموا الحرام...... واعتبروا بالامثال:

قوله: هذا لفظ المصابيح......:

دینی اُمور کی تین قسمیں ہیں

۱۸۳ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَ لْاَمْرُ ثَلَاثَةٌ اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . (رواه احمد)

ليس عند أحمد في المسند وقد أخرجه الطبراني في الكبير۔ مع بعض التغيير۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ دینی امور تین قسم کے ہیں۔ ① وہ امر جس کی ہدایت واضح ہو اس کی پیروی اور اتباع کرو۔ ② وہ امر جس کی گمراہی ظاہر ہو اس سے اجتناب کرو ③ وہ امر جس میں اختلاف ہو اس کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

تشریح: قوله: قال رسول الله ﷺ الامر ثلاثة :